السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تندرست آدمی بغیر کسی شرعی عذر کے فرض نماز گھر میں پڑھ سکتا ہے جبکہ مسجد بھی اس کے گھر سے زیادہ دور نہ ہو؟ قرآن سنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تندرست اور غیر معذور آدمی پر فرض نماز باجماعت کرنا ادا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (وارکعوا مع الراکعین) رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یعنی نماز باجامعت ادا کرو۔ یہ امر ہے اور یہاں امر (حکم) وجوب کیلیئے ہے۔ دار قطنی میں حدیث ہے، اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من سمع النداء فلم یجب فلا صلوۃ لہ إلا من عذر))

''جس شخص نے اذان سنی، پھر وہ بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ آیا، اس کی نماز ہی نہیں'' (مشکوۃ ۱/۳۳۸)

علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں ''اسناد صحیح'' اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

صحیح مسلم میں ہے ایک نابینا شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسنے کہا کوئی مجھے مسجد میں لانے والا نہیں۔ گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دے دیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دے دی۔ جب وہ واپس پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو اذان سنتا ہے؟ اُس نے کہا جی ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (فاجب) تو پھر قبول کر یعنی تیرا مسجد میں آنا لازمی ہے۔ اندازہ لگائیے کہ رسول اللہ نے ایک نابینا شخص کو اذان سننے کے بعد اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی تو بینائی والے شخص کو بغیر شرعی عذر کے بھلا گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت کس طرح ہوگی۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں۔ پھر اذان کہلاؤں اور ایک شخص کو نماز باجماعت پڑھانے کیلیئے کھڑا کر کے ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز باجماعت کیلیئے حاضر نہیں ہوتے اور ان کو ان کے گھر سمیت جلا ڈالوں۔

یہ سخت وعید اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں پر باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس کی کوئی اہمیت یہیں اور اذان سننے کے بعد اپنے کاموں میں ہی مشغول رہتے ہیں اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو اپنے اپنے مقام پر ہی نماز پڑھ لینا کافی سمجھتے ہیں جبکہ بغیر شرعی عذر کے ایسے لوگوں کی نماز ہوتی ہی نہیں جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ